REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یومیہ روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۳ شعبان ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۳۰ صلح ۱۳۴۱ ہش ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۵

مرکزی آمدنی کی تقسیم کے نئے نظام کا اعلان کر دیا گیا

اگلے مالی سال سے مشرقی پاکستان کو مزید گیارہ کروڑ اور مغربی پاکستان کو دو کروڑ روپیہ ملے گا

راولپنڈی ۲۹ جنوری ۔ صوبوں میں مرکزی آمدنی کی تقسیم کے نئے نظام کا اعلان کر دیا گیا ہے نئی تقسیم کے تحت دونوں صوبوں کو آئندہ مالی سال سے پہلے کی نسبت مزید تیرہ کروڑ روپیہ ملے گا۔ اس میں سے مغربی پاکستان کا حصہ دو کروڑ اور مشرقی پاکستان کا گیارہ کروڑ روپیہ ہوگا علاوہ ازیں صوبوں کے ذمہ ۱۹۶۱-۶۰ء کے داخلی قرضوں کی ۵۰ فیصدی رقم معاف کر دی جائے گی۔ صدارتی کابینہ نے کل اپنے اجلاس میں مرکزی آمدنی کی نئی تقسیم کی منظوری دی تھی۔ خیال ہے کہ ہفتہ عشرہ میں ایک صدارتی حکم کے ذریعہ اس فیصلہ کو نافذ کر دیا جائے گا۔ صدارتی کابینہ نے یہ فیصلہ مالی کمیشن کی سفارشوں کی بنیاد پر کیا ہے۔

وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل شام آمدنی کی نئی تقسیم کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ صوبوں کو فاضل رقم مرکزی حکومت کے عائد کردہ ٹیکسوں میں سے دی جائے گی۔ آپ نے مزید بتایا کہ جس بنیاد پر صوبوں میں آمدنی تقسیم کی جاتی تھی اسے بھی تبدیل کیا جا رہا ہے۔ ان فیصلوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر آمدنی کی تقسیم ۶۲-۱۹۶۱ء کے بجٹ کی بنیاد پر کی گئی۔ تو ہر صوبے کو مرکز سے ۱۴½ کروڑ روپیہ ملے گا۔ اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ موجودہ بنیاد کی نسبت مشرقی پاکستان کو مزید گیارہ کروڑ روپیہ اور مغربی پاکستان کو مزید دو کروڑ روپیہ ملے گا۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۹ جنوری (۹ بجے صبح) آج صبح ربوہ اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں بھی دھند کی ایک دبیز چادر پھیلی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے قریب کی چیزیں بھی صاف نظر نہ آتی تھیں۔ ۹ بجے تک تقریباً آفتاب ابر کے غلاف میں لپٹا رہا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ ٹانگوں میں نقرس کے باعث ہلکی سی کھچاوٹ بھی رہی۔ رات نیند دیر سے آئی اور طبیعت میں بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور نے ۵۰ معلمین وقف جدید کو شرف ملاقات بخشا اور ان سے ضروری امور دریافت فرمائے نیز سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا

چوتھا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

پی۔ ڈبلیو۔ ریلویز اور تعلیم الاسلام کالج نے بالترتیب کلب اور کالج سکشن کی چیمپئن شپ جیت لی

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ ۲۹ جنوری۔ تعلیم الاسلام کالج کا سہ روزہ آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان و شوکت برقرار رکھتے ہوئے ۲۷ جنوری کو ½۵ بجے شام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر ایک سادہ اور پر وقار تقریب میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ یہ ٹورنامنٹ جو تعلیم الاسلام کالج کی باسکٹ بال کورٹس پر بڑے دو شانہ اور خوشگوار ماحول میں کھیلا گیا ۲۵ جنوری کو شروع ہوا تھا۔ اور کالج کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا چوتھا آل پاکستان ٹورنامنٹ تھا اس ٹورنامنٹ میں ملک کی ۱۸ نامور ٹیموں نے حصہ لیا۔ اور مختلف کلبوں کی طرف سے شریک ہونے والے بیشتر کھلاڑی پاکستان باسکٹ بال ٹیم کے رکن تھے۔

میچ کے آخری روز بھی مطلع ابر آلود تھا لیکن بارش نہیں ہوئی۔ دوپہر کے وقفے سے قبل تک تین میچ کھیلے گئے۔ پہلا میچ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان ہوا۔ جس میں جامعہ احمدیہ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو صرف دو پوائنٹوں سے ہرا کر برتری حاصل کی۔ اور ان کا سکور بالترتیب ۲۲ اور ۲۰ تھا۔ دوسرا میچ امریکن بیس کور اور پی اے سی کے درمیان کھیلا گیا۔ دونوں کا سکور علی الترتیب ۵۵ اور ۳۲ تھا۔ تیسرا میچ تعلیم الاسلام کالج اولڈ بوائز کلب اور دیال سنگھ کلب لاہور کے مابین تھا۔ دونوں کا سکور ۱۹ اور ۲۶ تھا۔

پونے ایک بجے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے باسکٹ بال کورٹس میں تشریف لانے کے بعد باقاعدہ فائنل میچوں کا آغاز ہوا سب سے پہلا میچ سکول سیکشن میں پاکستان ائیر فورس پبلک سکول سرگودھا اور مسلم لیگ ہائی سکول لائلپور کے درمیان ہونا تھا۔ دونوں ٹیمیں ٹھیک بارہ بجکر ۵۵ منٹ پر میدان میں آگئیں۔ محترم پرنسپل صاحب نے ہر کھلاڑی سے مصافحہ کیا اور اسکے بعد کھیل کا آغاز خود اپنے ہاتھ سے بال پھینک کر کیا۔ مقابلہ خاصہ دلچسپ رہا۔ مسلم لیگ ہائی سکول نے پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا کو ۳۳ کے مقابلہ میں ۴۴ پوائنٹس سے ہرا دیا لیکن چونکہ یہ ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر کھیلا جا رہا تھا اور دونوں ٹیموں نے برابر نمبر حاصل کئے تھے اس لئے دونوں ٹرافی کی حقدار قرار پائیں۔ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول بھی رنرز اپ کی حیثیت میں برابر رہے۔

کالج سیکشن کا فائنل میچ پرانے حریفوں یعنی تعلیم الاسلام کالج اور دیال سنگھ کالج لاہور کے درمیان تھا۔ روایت کے مطابق محترم پرنسپل صاحب نے کھیل شروع ہونے سے پیشتر تمام

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ جنوری ۶۲ء

نیا آئین اور قرآن و سنت کی تشریح و تعبیر

"صدق جدید" لکھنو مورخہ ۱۹/۱/۶۲ کے مستقل عنوان "سچی باتیں" کے تحت ایک نوٹ حسب ذیل ہے:۔

"ہم عصر دعوت (دہلی) کے صفحات سے:۔

"مغربی پاکستان کے ایک عیسائی لیڈر نے صدر ایوب خاں کو ایک خط لکھا تھا جس میں پادری موصوف نے اپنے ہم مذہبوں کے تحفظات پر صدر پاکستان کو توجہ دلائی تھی مگر اس خط کا لب ولہجہ سخت اور تند ہو گیا تھا جو کسی مملکت کے سربراہ کے لئے کبھی اختیار نہیں کیا جا سکتا عیسائی لیڈر کو خیال ہوا کہ انہوں نے خط تو لکھ دیا ہے مگر نہ معلوم ان کے سخت لب ولہجہ کا کیا نتیجہ نکلے چنانچہ انہوں نے صدر ایوب خاں سے اپنے لب ولہجہ کے لئے معافی مانگی اور اس پر اپنی گہری ندامت کا اظہار کیا ------ صدر ایوب خاں نے عیسائی لیڈر کے معذرت نامہ کے جواب میں پہلے تو عیسائیوں کو یقین دیا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کا تحفظ کیا جائے گا۔ اور یہ عین ان کی خواہش ہے۔ اسی کے ساتھ صدر پاکستان نے عیسائی لیڈر کے لب و لہجہ اور زبان کے بارے میں کہا ہے کہ اس پر انہیں افسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔" آپ اپنے تحفظات و شکایات کے سلسلے میں کوئی بھی زبان استعمال کر سکتے ہیں۔"

روایت اگر صحیح ہے (اور خدا کرے کہ تمام تر صحیح ہو) تو صدر پاکستان نے اپنے اس عمل سے دنیا کے سامنے اسلام کا نام اونچا کر دیا خود اس پر وہ سارے عالم اسلامی کی طرف سے تحسین و شکریہ کے مستحق ہیں۔ واقعہ کا تعلق ملکی سیاسیات سے بالکل نہیں۔ اسلامی اخلاقیات سے ہے۔ اسلام اس ظرف و تحمل کی تعلیم بڑے سے بڑے تاجداروں اور کجکلاہوں کو دینے کے لئے آیا ہے اور اس کی مثالیں عمر فاروقؓ کے دور سے لیکر اب تک تاریخ امت میں برابر ملتی رہی ہیں ــــ مدت کے بعد پاکستان سے ایسی خبر آئی جس سے کڑھنے اور افسردہ ہونے کے بجائے دل کچھ کھل کر اور شگفتہ ہو کر رہا۔"

(صدق جدید ۱۹/۱/۶۲ صـ۲۰۱)

صدر ایوب کوئی عالم دین نہیں کہلاتے ہیں۔ ایک فوجی سیدھے سادھے مسلمان ہیں۔ البتہ آپ قرآن کریم کے اس اصول کو کہ دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں اچھی طرح سمجھتے ہیں اور اسکے وہی سیدھے سادھے معنی لیتے ہیں جو قرآن کریم کے الفاظ

لا اکراہ فی الدین

سے نکلتے ہیں اس لئے انہوں نے قرآن کریم کے اس اصول کے مطابق پادری صاحب کو نہایت معقول اور دیندارانہ جواب دیا ہے اس جواب کا مقابلہ اب آپ ان باتوں سے کیجئے جو دینی علوم کے لحاظ سے ماہرین کہلانے والے اکثر اہل علم حضرات نے پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ کے متعلق کہی ہیں جن میں حکومت پر بھی زور دیا گیا ہے کہ وہ اس پر فلاں قسم کی پابندیاں عاید کرے۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب مولانا غلام محی الدین صاحب قصوری نے اس کے متعلق اہل علم حضرات کی توجہ اس طرف دلائی تھی تو بعض بزعم خود اسلام کے اجارہ داروں نے آپ کو آڑے ہاتھوں لیا اور خدا جانے مولانا پر کیا کیا الزام لگائے۔ ان کے بعد مولانا غلام رسول مہر نے ان کی تائید میں جب ایک مقالہ شائع کیا تو اس کا بھی یہی حشر ہوا۔

اس تقابل سے اسلامی تعلیمات کے متعلق ایک دانشمندانہ نظریہ اور اہل علم حضرات کے متعصبانہ نظریہ کا فرق معلوم ہو جاتا ہے چنانچہ اس فرق کو واضح کرنے کے لئے حال میں صدر ایوب نے مردان کی مجلس سوال وجواب میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ:۔

"چونکہ ہم سب مسلمان ہیں اس لئے نیا آئین قدرتی طور پر قرآن و سنت کے اصولوں پر مبنی ہوگا۔ گو میں علمائے کرام سے مشورہ حاصل کرنا پسند کروں گا لیکن انہیں قرآن و سنت کی تشریح و تعبیر پیش کرنے کی اجارہ داری نہیں دوں گا۔ اسکے بجائے میں ایک ایسے اسلامی ادارہ کا قیام پسند کروں گا۔ جو نگاہ رکھے گا کہ مذہبی، اقتصادی اور سماجی پالیسیوں پر حکومت کی راہنمائی کرے۔ تاکہ ان پالیسیوں کو اسلامی رنگ دیا جا سکے۔ لیکن یہ سارا کام راتوں رات انجام نہیں پا سکتا۔ ہم سب کو اچھے اور صحیح مسلمان بننے میں کچھ وقت لگے گا۔"

(ہفت روزہ الاعتصام ۲۶/۱/۶۲ صـ۳)

اس پر الاعتصام لکھتا ہے کہ

آئین کے بارہ میں صدر ایوب متعدد دفعہ یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ:۔

"پاکستان کا آئین اسلامی ہوگا"

اب بھی انہوں نے بصراحت کہا ہے کہ "آئین کتاب و سنت کے اصولوں پر مبنی ہوگا"۔ صدر ایوب مسلمانوں کے اصل مطالبہ اور ذہن و فکر کو خوب سمجھتے ہیں اور انہیں بہ حقیقت اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور اس میں وہی آئین نافذ ہوگا جسے مسلمان پسند کریں گے اور ظاہر ہے کہ مسلمان اسلامی آئین کے سوا اور کسی چیز کو پسند نہیں کریں گے۔

رہی یہ بات کہ صدر ایوب اسلامی آئین کے بارہ میں:

"علماء سے مشورہ حاصل کرنے کو پسند کریں گے"

تو یہ ان کا مبارک خیال ہے اور ملک میں ایسے علماء اللہ کے فضل سے موجود ہیں جو اس سلسلہ میں انہیں صائب مشورہ دے سکتے اور ان کے بہترین مشیر ثابت ہو سکتے ہیں۔

صدر ایوب اس حقیقت کو خوب جانتے ہیں کہ علماء نے کبھی قرآن و سنت پر اجارہ داری کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ اس باب میں نہایت وسیع القلب اور وسیع النظر واقع ہوئے ہیں۔"

(الاعتصام ۲۶/۱/۶۲)

اگرچہ الاعتصام نے بظاہر اہل علم حضرات کی اجارہ داری سے انکار کیا ہے لیکن جو مشورہ اس نے دیا ہے وہ یقیناً اہل علم حضرات کی اجارہ داری کا بدترین مظاہرہ ہے۔ صدر ایوب کا کہنا تو یہ ہے کہ آپ علمائے کرام سے مشورہ حاصل کرنا پسند کریں گے مگر الاعتصام اس بات پر مصر ہے کہ سوا نام نہاد اہل علم حضرات کے کسی دوسرے سے مشورہ ہی نہ لیا جائے چنانچہ الاعتصام لکھتا ہے کہ

"اسلامی ادارہ وہ بے شک قائم کریں لیکن اس میں بھی وہ ان لوگوں کو لیں جو کتاب و سنت اور اس کی تعبیرات و تشریحات کو اچھی طرح سمجھتے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ اس میں کسی طرح ایسے لوگ آ جائیں جو کتاب و سنت کو اس انداز سے پیش کریں کہ اس سے اصل روح ہی نکل جائے اور ایسی چیز سامنے آ جائے جو اسلام کا مقصود نہ ہو۔"

(الاعتصام ۲۶/۱/۶۲)

اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ سوا نام نہاد اہل علم حضرات کے کسی دوسرے کو "اسلامی ادارہ" میں شامل ہی نہ کیا جائے۔ کیونکہ الاعتصام کے نزدیک صرف یہ نام نہاد اہل علم حضرات ہی "کتاب و سنت اور اس کی تعبیر و تشریحات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں" پھر الاعتصام نے اس دائرہ کو تنگ تر کرنے کی طرف بھی رہنمائی کرنے کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ اس نے کہا ہے کہ

"صدر کو ان کی وہ مخلصانہ کوششیں ضرور یاد ہوں گی جو اسلامی آئین کے بارہ میں متفقہ طور پر کراچی میں ۵۱ اور ۵۳ء میں انجام دے چکے ہیں۔ ان میں نہ کسی اجارہ داری کا اظہار ہے اور نہ کسی ضد وہٹ دھرمی کا شائبہ ہے بلکہ تمام فقہی مسالک کے لوگوں کو صحیح حقوق دینے کی سفارش کی گئی ہے اس موقع پر تمام مکاتب فکر کے تینتیس (۳۳) علماء نے ایسے اصول مرتب کر دئے اور ایسے صاف اور واضح امور کی نشان دہی کر دی تھی کہ اگر ان پر عمل کیا جائے اور ان کو نشان راہ بنایا جائے تو تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور اسلامی آئین کے سلسلہ میں ایک متعین اور واضح چیز سامنے آ جاتی ہے ہمیں امید رکھنا چاہیئے کہ صدر مملکت علماء کی ان سفارشات کو پیش نگاہ رکھیں گے۔ یہ سفارشات ان کی معاون ثابت ہوں گی اور ان کے لئے کام کی آئندہ منزل کو قطعی طور سے واضح کر دیں گی۔"

(الاعتصام ۲۶/۱/۶۲)

یہ علمائے کرام تقریباً وہی ہیں جو ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب برپا کرنے میں پیش پیش تھے اور جن کے متعلق ان فسادات کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں کی رائے ہے کہ انہیں کسی مکتب خیال کے عوام نے مقرر نہیں کیا تھا بلکہ یونہی ان کو مختلف فرقوں کا نمائندہ سمجھ لیا گیا تھا۔ ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ یہ مجلس ان علمائے کرام نے برپا کی تھی جن کے انتخاب کا طریق سوا اسکے اور کچھ نہیں تھا کہ

من تراحاجی بگویم تو مرا ملا بگو

خیر یہ تو ایک بات ہم نے برسبیل تذکرہ کہدی ہے اصل بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ الاعتصام جہاں اہل علم حضرات کی اجارہ داری سے انکار کرتا ہے وہاں وہ اہل علم حضرات کی اجارہ داری کو بھی ساتھ ہی منوانا چاہتا ہے۔ ہم جہاں اہل علم حضرات کی نہایت عزت کرتے ہیں وہاں ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ اہل علم حضرات میں سے شاذ و نادر ہی ایسے وجود آپ کو

(باقی صـ۸ پر)

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کی تیرھویں سالانہ کانفرنس کی مختصر روداد

فدائیانِ اسلام کی کثیر تعداد میں شرکت ۔ مجلسِ شوریٰ کا پروگرام

ریڈیو اور اخبارات میں کانفرنس کا چرچا

از مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ نائیجیریا بتوسط وکالتِ تبشیر ربوہ

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا مغربی افریقہ کی تیرھویں سالانہ کانفرنس ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ۹ بجے صبح مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ و امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کی زیر صدارت شروع ہوئی تلاوت قرآن پاک مکرم الحاج فیض الحق خان صاحب نے کی ۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم جو مکرم امیر صاحب نے ریکارڈ کروائی ہوئی تھی سنائی گئی ۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اس کی غرض و غایت اور اہمیت کو واضح کیا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ احباب جماعت ایک دوسرے سے ملاقات کر کے واقفیت پیدا کرنے کے علاوہ تقویٰ اور نیکی میں ترقی کریں ۔ یہی غرض ہماری اس کانفرنس کی ہے ۔ بعد ازاں آپ نے وہ پیغامات پڑھ کر سنائے ۔ جو خاص طور پر اس موقعہ کے لئے موصول ہوئے تھے جلسہ سے ایک روز قبل ہی مرکز سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضؓ کی وفات کی خبر بھی موصول ہوئی ۔ چنانچہ اس کی اطلاع بھی جلسہ پر احباب جماعت کو دی گئی اور احباب نے بڑے رنج و غم کے ساتھ اس خبر کو سنا ۔ اور اس سلسلہ میں تعزیتی قرارداد پاس کی ۔ اس کے بعد خاکسار نے "اسلام کا پیغام" کے موضوع پر مختصر تقریر کی ، اور مکرم پروفیسر فضل احمد صاحب افضل نے "اسلام اور تعلیم" کے موضوع پر نہایت احسن رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ بعدہ مکرم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب نے جو احمدیہ ڈسپنسری کے انچارج ہیں "فضلِ عمر" کے موضوع پر نہایت موثر رنگ میں تقریر فرمائی ۔ اس سلسلہ میں پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا ۔ آخر میں آپ نے احباب جماعت کو حضور کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا کی تحریک کی ۔

ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد ایک غیر احمدی دوست نے چند منٹ تک اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ آپ نے بتایا کہ نائیجیریا میں مسلمانوں کی حالت بلحاظ تعلیم و مذہب نہایت ہی خستہ تھی مسلمانوں کے بچے عیسائی سکولوں میں جاتے تھے ۔ تو انہیں مجبوراً عیسائی بننا پڑتا تھا ۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی نائیجیریا میں آمد کے ذریعہ مسلمانوں میں ایک زبردست انقلاب پیدا ہو چکا ہے ۔ بعد ازاں

پریذیڈنٹ جنرل مسٹر S.O. BAKARE نے احباب جماعت کو مالی قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ آپ نے مؤثر انداز میں بتایا کہ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا ایک خاص قربانی چاہتا ہے ۔ اور یہ ہماری جماعت کا ہی کام ہے کہ وہ اس کو سرانجام دے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی وقت احباب جماعت نے اس غرض کے لئے خاصی رقم جمع کر دی ۔ جس کے بعد ½۲ بجے

یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

مجلس شوریٰ

مجوزہ پروگرام کے مطابق ظہر و عصر کی نماز کے بعد مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں تمام بیرونی و مقامی نمائندوں نے شرکت کی ۔ اس میں گزشتہ سال کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی جدوجہد کا جائزہ لیا گیا ۔ اور آئندہ سال کے لئے نیا پروگرام مرتب کیا گیا ۔ یہ اجلاس سات بجے شام دعا پر ختم ہوا ۔

اس عرصہ میں لجنہ اماء اللہ کا اجلاس بھی مسجد میں منعقد ہوا ۔ جس میں انہوں نے آئندہ سال کا پروگرام بنایا ۔

کانفرنس کا دوسرا دن

۲۹ دسمبر ۱۹۶۱ء کو دوسرے دن کا پروگرام (اجلاس) مکرم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب کی زیر صدارت نو بجے صبح تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا ۔ جو ایک ہاؤسا ممبر معلم ابراہیم عمر نے کی ۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم "یا عین فیض اللہ والعرفان" پڑھی ۔ بعدہ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا ۔ سب سے پہلے مکرم چوہدری رشید الدین صاحب نے "حضرت عیسےٰ نے کہاں وفات پائی" کے موضوع پر تقریر کی ۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کا ذکر کیا ۔ جو آپؑ نے حضرت مسیحؑ کے متعلق پیشگوئی کے رنگ میں تحریر فرمائی ہے ۔ کہ لوگ نسلاً بعد نسلٍ مرتے جائیں گے ۔ مگر عیسےٰؑ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھ سکیں گے

اس کے بعد ہاؤسا ممبر معلم ابراہیم عمر نے عربی زبان میں تقریر فرمائی ۔ اور اپنے قبول احمدیت کے حالات بیان کئے ۔ آپ نے فرمایا ۔ یہ حقیقت ہے کہ احمدیت کو اولاً قبول کرنے کا فخر یوربا قبیلہ کے لوگوں کو حاصل ہوا ۔ مگر اب وقت آ گیا ہے کہ ہاؤسا قبیلہ کے لوگ بھی اس نعمت سے مستفید ہوں ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان طبقہ کے علاوہ عیسائی لوگ بھی احمدیت کو قبول کر رہے ہیں ۔ اس پر فضا نعروں سے گونج اٹھی ۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب کے صاحبزادے اقبال سیفی نے مؤثر انداز میں "نوجوانوں کی ذمہ واریاں" کے موضوع پر تقریر کی ۔ بعدہ مکرم مسٹر A. R. A OTULE نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ یہ صاحب جماعت کے سکرٹری جنرل ہیں ۔ نہایت ہی محنت و تندہی سے جماعتی کام کوئی سال سے سرانجام دے رہے ہیں ۔ پہلے گورنمنٹ سروس میں تھے

فرمودۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

مساجد کی اہمیت

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احبّ البلاد الی اللہ مساجدها و ابغض البلاد الی اللہ اسواقها (مسلم)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک جگہوں میں سے سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ جگہ مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند بازار ہیں ۔

تشریح ۔ حدیث بالا میں مساجد کے بنیادی مقاصد اور اغراض کو بیان کیا گیا ہے ۔ اسلام کے بنیادی اصول کے قیام میں مساجد کا بہت بڑا دخل ہے ۔ تاریخ اسلام کے عہد نبوت میں یہ بات درخشاں نظر آتی ہے کہ مساجد کو تربیت اور اخلاق کے لئے قائم کیا گیا ہے ۔ اسلام میں مساجد خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے وقف ہوتی ہیں ۔ جس کے ساتھ ہی مومنوں میں باہمی اخوت ۔ تقویٰ ، روحانی عروج اور اخلاقی انقلاب جیسے اوصاف حسنہ پیدا ہوتے ہیں ۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کو مسجد بہت محبوب ہے ۔

اس حدیث میں بڑے ہی لطیف پیرایہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مخصوص انداز بیان میں ہر مسلمان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے معاملات بیع و شراء میں اخلاقِ حسنہ کو ملحوظ رکھا جائے ۔ بددیانتی ۔ کم تولنا ۔ ملاوٹ ۔ بغیر کسی وجہ سے گرانی اور ذخیرہ اندوزی ترک کی جائے ۔ مساجد سے ہی توحید کا قیام ۔ اتباعِ سنتِ رسولؐ اور اجتناب بدعت وابستہ ہے ۔ اسلام میں مساجد نے عظیم الشان کام سرانجام دیئے ہیں ۔ قیصر و کسریٰ کی شوکت و سطوت کو ختم کرنے والے باہمی مشورے مساجد میں ہی کیا کرتے تھے ۔ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ جو اصحاب مساجد سے خاص تعلق رکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک محبوب اور زمرہ خاص میں شامل ہونے کی سعادت رکھتے ہیں ۔

(شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

مگر مکرم امیر صاحب کی تحریک پر استعفیٰ دے کر جماعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا آپ نے آیت اھدنا الصراط المستقیم سے ثابت کیا کہ موجودہ زمانہ میں بھی کسی ہادی و مرسل کا آنا ضروری ہے جو لوگوں کی صحیح راہنمائی کرے۔

بعد ازاں ایک مقامی احمدی مسٹر H.O.S ... نے جماعت سے خطاب کیا۔ آپ نے خاص طور پر تبلیغ کی اہمیت پر زور دیا۔ اور جماعت کے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اس کام میں شوق سے حصہ لیں۔ سوا بارہ بجے یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(۳)

چونکہ ۲۹ دسمبر کو جمعہ تھا۔ اس لئے احباب جماعت پہلے اجلاس کے اختتام پر مسجد میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ پونے دو بجے بعد دوپہر خطبہ جمعہ شروع ہوا۔ جو مکرم امیر صاحب نے پڑھا۔

نماز جمعہ و عصر کے بعد احمدی طلباء کے درمیان "ٹیبل ٹینس" کا میچ ہوا۔ کھلاڑیوں نے نہایت عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ جیتنے والوں کو انعام بھی دیئے گئے۔

اختتام پر مکرم امیر صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔

دوسرا اجلاس

۲۹ دسمبر کو سوا چار بجے شام دوسرا اجلاس مسٹر A.R. BAKARE چیف مجسٹریٹ کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا جو مسٹر OTILLE سیکرٹری جنرل نے کی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تین سال کے بعد پھر کانفرنس پر حاضر ہوا ہوں (یہ تین سال کا عرصہ انہوں نے کیمرون میں گذارا تھا) اس سال جماعت کے افراد پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں کانفرنس پر تشریف لائے ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ہم اسلام کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب کے لئے یہ سلسلہ تقاریر مفید ثابت ہو گا۔

اس کے بعد مکرم چوہدری رشید الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس پروگرام کے بعد اجلاس میں پہلی تقریر مکرم الحاج فیض الحق خانصاحب نے "احمدیت کا پیغام" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیت حقیقی اسلام ہے اور احمدیت کا پیغام یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پھر سے پیدا کر دی جائے اور یہی اصل مقصد ہے ہر مذہب کا۔

آپ نے واضح کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے مسلمانوں میں ایک جرأت پیدا ہو گئی ہے۔ اور آپ کے ذریعہ ایک ایسی منظم اسلامی جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ جس کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر کے چھوڑیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری تقریر ایک مقامی معلم مسٹر A.R.A OLUWA نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع "مسلمانوں میں اتحاد" تھا۔ آپ نے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کر کے مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد قائم کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا کاش لوگ اس امر کو سمجھیں کہ خلافت سے وابستگی کے کیا فوائد ہیں۔ آپ نے تمام احمدیوں کو خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ و متحد رہنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد تمام جماعت کا اکٹھا فوٹو پریس کے نمائندہ نے لیا۔ بعدہٗ ایک مقامی معلم مسٹر OKUNU نے "اطاعت و خلافت کے ساتھ وابستگی" کے موضوع پر نہایت مؤثر لہجہ میں تقریر کی۔ یہ دوست لیگوس جماعت کے چیئرمین ہیں اور نہایت مخلص ہیں اور فضل عمر احمدیہ سکول میں بطور ٹیچر کام کر رہے ہیں۔ اور قریباً تیس سال تک گولڈ کوسٹ (غانا) میں احمدیہ مشن کے تحت کام کر چکے ہیں۔

اجلاس کے اختتام سے قبل مکرم امیر صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے احباب کو اسلام کی ترقی کے لئے دعا کی طرف توجہ دلائی۔ سات بجے شب دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

کانفرنس کے اہم کوائف

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس نہایت ہی کامیاب رہی۔ کثیر تعداد میں جماعتوں کے نمائندے تشریف لائے۔ بعض جماعتوں میں سے جہاں سے پہلے صرف ایک آدمی آیا کرتا تھا۔ وہاں سے تیس اشخاص لاری کرایہ پر لے کر آئے۔ ان میں عورتیں، مرد، بچے سبھی شامل تھے۔

جلسہ سے دو دن قبل ہی احباب آنے شروع ہو گئے۔ مقامی احباب کو بھی متعدد ڈیوٹیوں پر متعین کیا گیا۔ خوراک اور رہائش کا خاص انتظام تھا۔ متعدد انگریزی و عربی قطعات لکھ کر لگائے گئے۔ مینٹری پر کتب کی نمائش لگائی گئی۔ لاؤڈ سپیکر اور ٹیپ ریکارڈ کا انتظام بھی کیا گیا۔ احمدیہ سکاؤٹس اپنی وردیوں میں جلسہ گاہ میں موجود تھے کانفرنس کا پروگرام اشتہارات شائع کر کے جلسہ سے قبل ہی تقسیم کر دیا گیا۔ اس سال کانفرنس کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ احمدیہ ڈسپنسری کانفرنس کے ایام میں خاص انتظام جس کے انچارج مکرم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب تھے۔ احباب جماعت فرض نمازوں کے علاوہ تہجد کی نماز بھی ادا فرماتے رہے۔ ہر نماز کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

جلسہ سے ایک روز قبل مغرب کی نماز کے بعد دس زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ جن میں نائیجیریا کی مقامی زبانوں کے علاوہ عربی انگریزی۔ اردو۔ پنجابی اور فارسی زبانیں بھی شامل تھیں۔ احباب جماعت نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے تبلیغی کارروائیوں سے متعلق تصاویر دکھانے کا انتظام بھی کیا گیا جو نہایت مؤثر ثابت ہوا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ احمدیہ کانفرنس کے متعلق خاص طور پر تین روز نائیجیریا کے متعدد اخبارات میں جلی عنوانوں کے ساتھ کانفرنس کے متعلق خبریں شائع ہوئیں۔ ان اخبارات میں ڈیلی ٹائمز۔ ڈیلی میل۔ ڈیلی ٹیلیگراف۔ سنڈے ایکسپریس۔ مارننگ پوسٹ وغیرہ شامل ہیں۔ نیز کانفرنس کی بعض کارروائیوں کے فوٹو بھی اخبارات میں شائع ہوئے۔ احمدیہ ڈسپنسری کا بھی اخبارات میں خوب چرچا ہوا۔

کانفرنس سے قبل نائیجیریا ریپبلک کے پریذیڈنٹ جو مسلمان ہیں نائیجیریا میں دورے پر تشریف لائے۔ انہیں مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم مترجم انگلش اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ایڈیشن پیش کیا جس کو انہوں نے بڑے شوق سے قبول کیا۔ چنانچہ آپ کی اس ملاقات کی بھی تصویر اخبار مارننگ پوسٹ میں شائع ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی آمد آپ کے اعزاز میں مختلف جگہوں پر پارٹیاں دی گئیں۔

مکرم امیر صاحب کے مضامین ہر ماہ ریڈیو نائیجیریا سے نشر ہوتے ہیں۔ اسلام کے متعلق سوالات اور ان کے جوابات آپ کا خاص مضمون ہے Islamic Points of Views کے نام سے مشہور ہے نیز ہر ماہ کے پہلے جمعہ کا خطبہ ہماری مسجد سے نشر ہوتا ہے۔ جو کہ مکرم امیر صاحب پڑھتے ہیں اس کے علاوہ آپ کے متعدد مضامین مختلف اخباروں میں ہر ماہ اسلام کے موضوع پر شائع ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا ہفتہ وار اخبار ٹروتھ بھی مسلمانوں کی ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ بے شمار سکولوں، لائبریریوں، دفاتر میں مفت بھجوایا جاتا ہے۔ نیز ہمارے مشن کی بعض کتب بھی متعدد سکولوں میں بطور نصاب رکھی گئی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں بڑی سرعت کے ساتھ بیداری کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ اور عیسائی حلقوں میں اضطراب کی کیفیت طاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو صحیح اسلامی زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ہمیں اسلام کے پیغام کو پیاسی روحوں تک پہنچانے کا موقعہ عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ باقی لوگوں کو بھی بصیرت عطا فرمائے۔ تا انہیں اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہو۔ آمین۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ وبارک وسلم۔

کتاب "راہ ایمان" کا انگریزی میں ترجمہ

ناصرات الاحمدیہ کے لئے ایک کتاب بطور نصاب لکھی جا چکی ہے جس کا نام "راہ ایمان" ہے۔ اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کروایا گیا ہے۔ ہماری جماعت کے بہت سے بچے انگریزی سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب ناصرات کے کورس میں رکھی گئی ہے اور اس کتاب کا امتحان بھی ہوا کرے گا۔ اس لئے جو بچے انگریزی سکولوں میں پڑھتے ہیں ان کو یہ کتاب ضرور منگوانی چاہیئے اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں خط لکھ کر یہ کتاب منگوا لیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۲ء کو مکرم خلیل احمد صاحب ولد چوہدری محمد خانصاحب (مرحوم) مالک پبلک کارنر جنرل سٹور گول بازار ربوہ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۶۱ء کو محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ دختر مکرم مرزا ناصر علی صاحب گورنمنٹ پیر جی گوارڈ لاہور کے ساتھ طے پایا تھا۔

مورخہ ۱۵ جنوری کو دعوت ولیمہ عمل میں آئی جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت بنائے۔ آمین =

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے:

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی یاد میں

از جمعدار نادر علی صاحب چنیوٹ

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ جنوری ۱۹۵۳ء سے ۲۵ دسمبر ۱۹۶۱ء تک حضرت میاں شریف احمد صاحب کی خدمت بطور مختار عام کرنے کا شرف بخشا۔ میں اپنے ذاتی مشاہدہ کی بناء پر وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت میاں صاحب مرحوم بنی نوع انسان کے ہمدرد۔ غریبوں کے غمخوار اور بے کسوں کے سہارا تھے۔ اسلام کا حقیقی درد ان کے دل میں تھا۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے شیدائی تھے۔

ماہ رمضان میں جب حضرت میاں صاحب کی طبیعت اچھی ہوتی۔ تو صبح کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں درس دیا کرتے۔ جب کبھی اور جتنی دفعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تکالیف کا ذکر آتا تو بوجہ رقت حضرت میاں صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ ایک دن صبح کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں مسلمان بادشاہوں کی جرأت اور دلیری کا ذکر فرما رہے تھے مثال کے طور پر سلطان ٹیپو والئے میسور کا ذکر آیا۔ اس کی بہادری اور جرأت مندانہ موت کا ذکر فرماتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور آپ پر رقت طاری ہو گئی۔

حضرت میاں صاحب پیدل چلنے کے عادی تھے۔ جب کبھی کوئی ضرورت مند مسافر سڑک پر دکھائی دیتا تو اس کو اس کی منزل تک پہنچنے کا کرایہ دیتے۔ اگر کوئی مسافر شام کو مل جاتا تو اسے خود مہمان خانہ میں اپنے ساتھ لا کر اس کی رہائش کے لئے انتظام فرماتے اگر کوئی آدمی میلے کپڑوں والا مل جاتا تو اسے صابن خریدنے کے لئے کچھ نہ کچھ رقم دے دیتے اگر کبھی کوئی مزارع گندم لینے کے لئے ان کی کوٹھی پر آتا تو اسے کم از کم ایک من گندم خریدنے کی قیمت دے دیتے اور مجھے فرماتے کہ اسکے نام قرضہ مت لکھنا

غالباً جنوری ۱۹۶۰ء میں خاکسار ایک دن حضرت میاں صاحب کی کوٹھی پر گیا آپ نے اپنی کوٹھی کے کمرہ میں بٹھا لیا۔ چائے میز پر پڑی تھی۔ فرمایا۔ آپ چائے پئیں اور خود تاریخ اسلام پڑھنے لگ گئے۔ اور کافی دیر تک عیسائیوں کے مسلمانوں پر مظالم پڑھتے رہے وفات پانے سے قریباً ایک ہفتہ پہلے حضرت میاں صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو ڈاکٹر صاحب نے ملاقات کرنے کی اجازت نہ دی۔ اس لئے خاکسار بھی تین روز ملاقات کرنے سے محروم رہا۔ چوتھے روز ۲۴ دسمبر ۱۹۶۱ء کو خاکسار کو بلانے کے لئے اپنے خادم کو حکم دیا۔ چنانچہ نصیر احمد صاحب خادم مجھے گولبازار میں ملے اور حضرت میاں صاحب کا پیغام دیا۔ حسب الحکم خاکسار ڈاکٹر صاحبزادہ میاں منور احمد صاحب سے اجازت لے کر میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نہایت محبت بھرے الفاظ میں کرسی پر بیٹھنے کو فرمایا۔ اور دریافت کیا کہ آپ تین روز سے میرے پاس کیوں نہیں آئے۔ چند منٹ میں کھانا آ گیا۔ فرمانے لگے میری کلائی میں درد ہے آپ مجھے کھانا کھلائیں اس پر خاکسار نے کھانا کھلایا اور پھر عرض کیا۔

کہ میں ۲۵ دسمبر کو آپکے پاس نہیں آسکونگا کیونکہ جلسہ سالانہ کے لئے بچوں کو ربوہ لانا ہے۔ اگر کوئی خاص کام ہو تو ارشاد فرمائیں۔ فرمایا۔ نہیں آپ کل اپنے گھر والوں کے لئے رہائش کا انتظام کر لیں پرسوں ۲۶ دسمبر کو میرے پاس آجائیں

۲۶ دسمبر کی صبح کو نو بجے خاکسار حضرت میاں صاحب کی کوٹھی کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں سُنا کہ حضرت میاں صاحب وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

نومبر ۱۹۶۰ء میں لائلپور کی ایک فرم نے خاکسار کو معقول تنخواہ پر ایک پوسٹ کی پیشکش کی۔ خاکسار نے حضرت میاں صاحب سے اس بارہ میں مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا۔ چونکہ وہاں آپ کو فائدہ ہے آپ وہاں چلے جائیں۔ چنانچہ اجازت ملنے پر خاکسار وہاں چلا گیا قریباً ڈیڑھ ماہ کے بعد حضرت میاں صاحب نے مجھے خط تحریر فرما کر واپس بلا لیا۔

جماعت احمدیہ میں ان کی وفات کے باعث جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا فرمائے اور حضرت میاں کو جنت فردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العلمین۔

درخواست دعا

مکرم لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد دین صاحب محلہ دار الرحمت کا لائلپور میں رسولی کا اپریشن ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار عبد الحق رامہ

جماعت احمدیہ کی تینتالیسویں مجلس مشاورت

۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ تینتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ امان ۱۳۴۱ ہش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی)

ہفتۂ وصیت

۱۲ مارچ لغایت ۱۸ مارچ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ وایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء کے ماتحت ہر سال ہفتۂ وصیت منایا جاتا ہے جس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جن احمدی دوستوں نے ابھی وصیت نہیں کی ان کو اس ہفتہ میں وفود اور ملاقاتوں اور تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ نظام وصیت میں شامل ہونے کے لئے خاص طور پر توجہ دلائی جائے اور ان سے وصیتیں لکھوائی جائیں تاکہ ان کی روحانیت کو بھی فائدہ پہونچے اور اشاعت اسلام کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ اموال جمع ہو کر خرچ ہوں حضور کے اس فیصلہ کے ماتحت ہفتۂ وصیت کے لئے مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ ربوہ نے امسال ۱۲ مارچ سے ۱۸ مارچ تک کے ایام مقرر کئے ہیں لہذا مرکزی و مقامی عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے التماس کی جاتی ہے کہ وہ ابھی سے ایسا مناسب انتظام فرمائیں۔ کہ ہر غیر موصی صاحب جائداد اور کمانے والے بالغ مرد اور بالغ عورت کو وصیت کی اہمیت اور عظمت اور اس کے مقاصد اور اس کی برکات سے واقف کر دیں تاکہ جن بھائیوں اور بہنوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ وہ مقررہ ہفتہ میں اس سے پہلے یا بعد وصیتیں کر دیں۔

مرکزی و مقامی عہدیداران کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ گزشتہ سال (یکم مئی ۱۹۶۰ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء تک) نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد صرف ۵۰۶ تھی اور جب یہ رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی گئی تو حضور نے فرمایا:۔

"یہ تعداد بہت تھوڑی ہے"

لہٰذا اس مرتبہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ نئے موصیوں کی تعداد سینکڑوں سے تجاوز کر کے ہزاروں تک پہنچ جائے۔ اور ہم اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان اور مجاہد تیار کر کے اپنے آقا کی خوشنودی مزاج اور دعائیں حاصل کر سکیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

میری والدہ صاحبہ مرحومہ

(از مکرم عبدالرحمٰن صاحب انسپکٹر وقف جدید - جمال پور)

میری والدہ محترمہ کریم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم آف کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ عرصہ تین ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۱۸/۱۱/۶۱ کو بروز ہفتہ بمقام جمالپور وفات پاگئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک پابند نماز و روزہ اور التزام سے نماز تہجد پڑھنے والی خاتون تھیں۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ بالخصوص مرکز سے آنے والے مہمانوں کی آمد پر بہت خوشی محسوس کیا کرتی تھیں۔ ہم آٹھ بہن بھائی ہیں۔ بھائیوں میں سے بڑا خاکسار ہے۔ میری عمر بارہ سال کے قریب تھی کہ ہمارے والد محترم صاحب کا سایہ ہمارے سروں سے اٹھ گیا۔ ہماری والدہ صاحبہ نے ہر طرح ہماری دلداری کی اور ایک بہادر عورت کی طرح ہماری تربیت اور پرورش کی۔

۱۹۳۶ء کا واقعہ ہے جبکہ میری عمر آٹھ سال کے قریب تھی کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سندھ کے دورہ پر تشریف لائے تو والد صاحب مرحوم کی درخواست پر حضور پُرنور ہمارے گاؤں کوٹ احمدیاں میں بھی تشریف لے گئے اور ایک رات وہاں قیام فرمایا۔ اس دوران حضرت اقدس نے ازراہِ شفقت خاکسار کو پیار کیا اور میرے والد صاحب مرحوم کو فرمایا کہ اس کو قادیان پڑھنے کے لئے کیوں نہیں بھجواتے انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس کی عمر چھوٹی ہے اس وجہ سے نہیں بھجوایا اب حضور کی خواہش کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ اس کو قادیان بھیج دیا جائے گا۔ چنانچہ ۱۹۳۶ء کے جلسہ سالانہ پر والد صاحب مرحوم مجھے قادیان ساتھ لے گئے اور وہیں مجھے دوسری جماعت میں داخل کروا کر بورڈنگ تحریک جدید میں چھوڑ کر سندھ چلے گئے باوجود اس کے کہ میں چھوٹا تھا اور قادیان سندھ سے سینکڑوں میل دور تھا۔ لیکن والدہ صاحبہ محترمہ نے اس جدائی کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور خوشی خوشی مجھے الوداع کہا۔ حضور اقدس اور والدہ صاحبہ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ خاکسار کو کبھی وہاں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی اور دل لگا کر پڑھتا رہا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سندھ ... تشریف لاتے تو خاکسار کو اکثر یہ پوچھتے کہ دل تو لگا ہوا ہے ... ۱۹۵ ... میں والدہ صاحبہ محترمہ کی

لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ اس وقت میری عمر بارہ برس کے قریب تھی اور سب سے چھوٹا بھائی منور احمد خالد دس گیارہ ماہ کا تھا محترمہ والدہ صاحبہ نے ہم سب بہن بھائیوں کی نگرانی کی اور ہماری تربیت و اصلاح کا خاص خیال رکھا عام حالات میں والد کا سایہ سر سے اٹھ جانے سے اولاد میں آوارگی پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے ہماری والدہ صاحبہ ہمیں کثرت سے بزرگوں کی کہانیاں سنایا کرتی تھیں اور نماز کی بڑی تاکید کیا کرتی تھیں۔ حضور پُرنور جب سندھ کے دورہ پر تشریف لاتے تو اکثر ہم بہن بھائیوں کو ساتھ لے کر حضور کی ملاقات کے لئے لے جاتیں اور ساتھ ہی دعا کی درخواست بھی کرتی تھیں۔ ہمارے درمیان کہا کہ ہمارے والد صاحب مرحوم کی یہ خواہش تھی کہ ... میں سے نصف کو احمدیت کے لئے وقف کروں گا۔ لیکن ان کی زندگی میں یہ خواہش پوری نہیں ہو سکی اب تم بڑے ہو کر اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کرنا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ان کی نیک دعاؤں کی وجہ سے خاکسار کو ۱۹۵۸ء میں تحریک وقف جدید میں شمولیت کا موقع ملا اور خاکسار چار سال سے انسپکٹر وقف جدید کے طور پر سندھ میں کام کر رہا ہے اور اسی طرح میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر نذیر احمد ساجد نے بھی تحریک جدید کے تحت اپنے آپ کو پیش کیا ہوا ہے۔ گویا ہمارے والد مرحوم کی یہ خواہش کامیابی کے ساتھ پوری ہوئی کہ میری اولاد دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور اس خواہش کے پورا کرنے میں نمایاں حصہ ہماری والدہ صاحبہ کا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت عطا فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

والدہ صاحبہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء میں ربوہ تشریف لائیں اور رمضان کا درس سننے کے شوق میں یہیں ٹھہر گئیں اور رمضان کا درس اور نماز تہجد مسجد مبارک میں ادا کرتیں اور اعتکاف بیٹھنے کا شرف بھی حاصل کیا واپس جا کر فرمایا کہ جو مزہ درس قرآن مجید سننے کا ربوہ میں آتا ہے۔ دوسری جگہ میسر نہیں ہوتا آپ اپریل ۱۹۶۱ء میں ربوہ سے سندھ آ رہی تھیں کہ راستہ میں گاڑی میں چوٹ آگئی جس کے باعث وہ سخت کمزور ہو گئیں بعد میں صحت بحال تو ہو گئی مگر چوٹ کا اثر باقی رہا جس کی وجہ سے ماہ اگست میں پھر بیمار ہو گئیں بیماری آہستہ آہستہ طول پکڑتی گئی کافی علاج کیا گیا ایک ماہ تک سول ہسپتال حیدرآباد میں بھی زیر علاج رہیں۔ مگر وہاں بھی شفایاب نہ ہو سکیں آخر میں ان کو اپنے پاس جمالپور لے آیا اور خدمت کا موقع ملا وہ میرے پاس تھیں ... ان کی بیماری کے باعث ان کو چھوڑ کر باہر بھی نہیں جا سکتا تھا دفتر سے ... دورہ پر جانے کی ہدایت ملی تھی ... ایک ... والدہ صاحبہ کی بیماری کے

باعث میں دورہ پر نہ جا سکا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹا تم سلسلہ کے کام کو نقصان نہ پہنچاؤ تم دورہ پر چلے جاؤ۔ میری جیسی تو ہزار جانیں بھی سلسلہ کے لئے قربان کی جا سکتی ہیں آخر مجبور کر کے مجھے دورہ پر بھجوا دیا۔ بعد میں زیادہ تکلیف ہو گئی۔ ڈاکٹر بلوائے گئے حالت خراب ہو گئی تو گھر والوں نے پوچھا کہ خاکسار کو بلا دیں تو فرمایا نہ بلائیں وہ خود ہی آجائے گا جب تک وہ نہ آئے میں زندہ رہوں گی۔

میرا دورہ پروگرام کے مطابق ۳۰/۱۱/۶۱ تک تھا۔ لیکن ۱۵/۱۱/۶۱ کو اچانک میرے دل میں بے چینی سی طاری ہو گئی اور میں دورہ کو ملتوی کر کے گھر پہنچا تو مجھے دیکھ کر کہنے لگیں کہ آگئے میرے بیٹے میں تیرا انتظار کر رہی تھی۔ اس کے بعد حالت متغیر ہونی شروع ہو گئی اور دو تین روز سے بیہوشی ہو گئی اور مورخہ ۱۸/۱۱/۶۱ کو بعد نماز مغرب داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی کے پاس حاضر ہو گئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی۔ آپ موصیہ تھیں اور آپ کو امانتاً جمالپور

سندھ میں دفن کر دیا گیا ہے تمام دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ محترمہ کو اعلیٰ علیین میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور ہم کو ان کی نیک عادات کا وارث بنائے اور ہم سب بہن بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو اور جن برکات اور دعاؤں سے ہم محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کمی کو کسی دوسرے رنگ میں پورا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جماعت احمدیہ جمالپور نے عموماً اور چوہدری شاہ محمد صاحب نے خصوصاً والدہ صاحبہ کی بیماری اور تجہیز و تکفین میں مدد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

تنظیم انصار اللہ اور اس کی مالی تحریکات

اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایک خوبی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ...... حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت میں حضرت اسمٰعیلؑ کی سی روح پیدا کرنے کے لئے انصار اللہ کی تنظیم قائم فرمائی یہ تنظیم انفرادی اور اجتماعی تربیت کا اہتمام کرتی ہے تاکہ وہ لوگ اپنے پاک نمونے سے اپنے اہل و عیال نیز اقارب اور عزیزوں کے تعلق با خدا کے متعلق عملی رہنمائی کر سکیں۔ چنانچہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس کو اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے ذیل کی مالی تحریکات جاری رکھنے کی اجازت فرمائی ہوئی ہے۔

(۱) چندہ مجلس (ماہوار چندہ):- بشرح نصف آنہ فی روپیہ ماہوار آمد پر بشرطیکہ پچیس ۲۵ نئے پیسے (چار آنے) ماہوار سے کم نہ ہو۔

(۲) چندہ سالانہ اجتماع:- کم از کم ایک روپیہ سالانہ۔

(۳) چندہ اشاعت لٹریچر:- کم از کم ایک روپیہ سالانہ۔

(۴) چندہ تعمیر دفتر:- حسب حیثیت حسب توفیق

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات کی یہ شرحیں اس قدر قلیل ہیں کہ جماعت کا ہر غریب سے غریب رکن بھی معمولی سی توجہ اور کوشش سے مجلس کے اجتماعی کاموں میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کر سکتا ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ زعماء کرام و ناظمین اضلاع و ڈویژن اپنے اپنے حلقہ میں بابت اس امر کا جائزہ لیں کہ انہوں نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ اس تحریک کو جو ہم خرما و ہم ثواب کی مصداق ہے کامیاب بنانے میں کہاں تک جدوجہد کی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس کا کام دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کام کو بطریق احسن چلانے کے لئے آپ کے پرخلوص تعاون کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ امید ہے اراکین انصار اللہ اس عظیم الشان اور دور رس نتائج کی حامل تنظیم کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے کمال شرح صدر سے اس کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

محترم مولوی مولا بخش صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور کا اکلوتا بچہ عرصہ سے شدید بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو جلد سے جلد صحت کاملہ سے نوازے۔ خاکسار بھی عرصہ دس ماہ ہوئے تک شدید بیمار رہا اب قدرے افاقہ ہے کمزوری باقی ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرماویں۔ (شیخ محمد)

چیچک ایک وبائی مرض

انسان کا بہت سا بڑا اور خطرناک دشمن وہ زہریلا مادہ ہے۔ جس کی وجہ سے چیچک کا مرض پھیلتا ہے۔ یہ مرض خطرناک حد تک مہلک ہے۔ صرف چیچک کے ہاتھوں گذشتہ صدی میں لاکھوں انسان موت کی ابدی نیند سو گئے۔ چیچک ایک متعدی مرض ہے اور یہ وبائی صورت میں بھی پھیل سکتی ہے یہ ان علاقوں میں بھی پھیل سکتی ہے۔ جہاں اس کے پھیلنے کا کوئی امکان موجود نہ ہو۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ چیچک کا زہریلا مادہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بہت جلد پہنچ جاتا ہے اور یہ مادہ ایسے اشخاص پر حملہ کر دیتا ہے۔ جن پر حملے کی امید بھی نہیں ہوتی اگرچہ چیچک کی روک تھام کیلئے بین الاقوامی سطح پر کام ہو رہا ہے۔ لیکن صرف ۵۸ء کے دوران ۲۰۰۰۰۰ اشخاص اس مرض میں مبتلا پائے گئے۔ آج کی دنیا میں اگر کسی ملک میں چیچک کی بیماری پھوٹ پڑتی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے ملک محفوظ ہیں۔ کیونکہ ہوائی بری اور بحری راستوں میں وسعت کی وجہ سے اس مرض کے جراثیم ایک ملک سے دوسرے ملک میں سرعت کے ساتھ پہنچ جاتے ہیں۔

اس بیماری کے روکنے کا واحد حل ہے چیچک کا ٹیکہ اسی لئے اکثر ممالک باہر سے آنے والے مسافروں کو اس وقت تک اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے جب تک کہ وہ مطلوبہ بین الاقوامی ٹیکہ لگوانے کا سرٹیفکیٹ پیش نہ کر دیں۔ عالمی ادارہ صحت نے بین الاقوامی کمیٹی کو اس بارے میں واضح الفاظ میں آگاہ کر رکھا ہے کہ ٹیکہ لگوانے کی پابندی کے بارے میں کسی بھی شخص کو کسی قسم کی رعایت نہیں دی جائے گی۔ چیچک ایک اس قسم کی بیماری ہے کہ اس کے بارے میں صرف ایک ماہر ڈاکٹر ہی قابل اطمینان اور درست تشخیص کر سکتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ چیچک کو خسرہ سمجھ لیا جاتا ہے اور غلط علاج شروع کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ بعض ڈاکٹر مرض کی نوعیت کا صحیح اندازہ نہیں لگا پاتے۔ لہذا اس مرض کے زہریلے جراثیم اپنی پوری تیز رفتاری کے ساتھ پھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور دوسرے صحت مند اشخاص بھی اس بیماری کی زد میں آ جاتے ہیں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے عوام چیچک کو ایک معمولی بیماری سمجھتے ہیں اور اس بیماری سے بچنے کے لئے زیادہ احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کرتے۔ انہیں یہی خیال ہوتا ہے۔ کہ ہم اس مرض میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔ مزید برآں ہمارے لوگ اس وقت بالکل غافل ہو جاتے ہیں۔ جب کسی چیچک زدہ شخص کے جسم پر سے چیچک کے کھرنڈ اترنا شروع ہوتے ہیں حالانکہ یہی وقت ایسا ہوتا ہے۔ جب زہریلے جراثیم بڑی تیزی کے ساتھ گردش میں آ جاتے ہیں۔ مگر ہمارے بھائی یہ خیال کرتے ہیں کہ خطرہ ٹل گیا۔ کھرنڈ جب مریض کے جسم پر سے اترنا شروع ہو جائیں تو سخت احتیاط کی ضرورت ہے تاکہ دوسرے اشخاص زہریلے جراثیم سے محفوظ رہ سکیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ چیچک کا ٹیکہ لگوا لیتے ہیں۔ ان پر اس بیماری کا حملہ نہیں ہوتا۔ اگر خدانخواستہ ان پر چیچک کا حملہ بھی ہو جائے تو عموماً جان لیوا ثابت نہیں ہوتا اور جسم پر معمولی سے داغ پڑتے ہیں۔

اس متعدی مرض کا فوری علاج یہ ہے کہ اگر کسی شخص پر اس کا حملہ ہو جائے۔ تو فوراً کسی ماہر سے رجوع کیا جائے۔ اس بیماری کی فوراً تشخیص ضروری ہے۔ ورنہ اس کے پھیلنے کا خطرہ بدستور قائم رہتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ بیماری کی تشخیص جلد نہ ہونے سے دوسرے بہت سے اشخاص کی جانوں کو خطرہ لاحق ہو جائے بعض لوگوں پر اس بیماری کا معمولی سا حملہ ہوتا ہے لیکن وہ اس کے زہریلے جراثیم دوسرے اشخاص تک پہنچا دیتے ہیں۔ اسی مرض کے بارے میں بہت سے واقعات ہیں جن سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ اس بیماری کے زہریلے جراثیم کس تیزی کے ساتھ پھیلتے ہیں۔

۹ اپریل ۱۹۵۸ء کا ذکر ہے۔ کہ ایک جوڑا عالمی سفر پر روانہ ہوا اور سفر کے دوران روم میں قیام کیا۔ جو جوڑا کئی ملکوں کی سیاحت کے بعد روم پہنچا تھا۔ جب یہ لوگ روم میں تھے تو انہوں نے اپنے کئی ایک رشتہ داروں سے ملاقات کی۔ لیکن ۵ اپریل کو عورت بیمار پڑ گئی اور اسے فوراً انٹرنیشنل ہسپتال میں لے جایا گیا اگلے روز اس عورت کے ہلکی قسم کی چیچک نکل آئی اور لیباٹری میں تجزیہ کے فوراً بعد اس بات کا پتہ چل گیا۔ کہ یہ عورت چیچک میں مبتلا ہے اس کے بعد اس عورت کو وبائی امراض کے ہسپتال میں تنہا رکھا گیا۔ اور وہ عورت صحت یاب ہو گئی لیکن روم میں تشویش ناک صورت حال پیدا ہو گئی جب ہوٹل میں اس جوڑے نے قیام کیا تھا۔ وہاں کے ایک چوکیدار پر چیچک کا حملہ ۲۶ اپریل کو ہوا اور ۳۰ اپریل کو اس عورت کا ایک واقف کار اس بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اور ۲ مئی کو جو ڈاکٹر ہوٹل کے چوکیدار کا علاج کر رہا تھا۔ اس پر چیچک کا حملہ ہوا۔ اس سے پیشتر کہ ڈاکٹر اپنی بیماری سے واقف ہوتا وہ اس بیماری کے زہریلے جراثیم اپنے گھر کے دوسرے افراد تک پہنچا چکا تھا آخر کار وہ ڈاکٹر مر گیا۔ لیکن شہر میں ہنگامی انتظامات کے تحت ٹیکہ لگانے کے ایک سو مرکز قائم کر دیئے گئے۔ اور دس لاکھ اشخاص کو چیچک کا ٹیکہ لگایا گیا تب کہیں جا کر حالات کے پرسکون ہونے کا اعلان کیا گیا۔

ان دنوں کراچی میں چیچک کی وبا پھیلی ہوئی ہے اور اخباری اطلاعات کے مطابق اڑھائی سو سے زاید اشخاص چیچک نکلنے سے ہلاک ہو چکے ہیں اور مغربی پاکستان کے بعض دوسرے شہروں میں بھی چیچک کی کچھ وارداتیں ہوئی ہیں لہذا احتیاطی تدابیر کے طور پر چیچک کا ٹیکہ ہر شخص کو لگوانا از حد ضروری ہے۔

ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھے۔ کیونکہ چیچک کا زہریلا مادہ کپڑوں اور کاغذوں وغیرہ سے بھی پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔

- ڈاکٹر سفارش کرتے ہیں کہ جو برتن مریض کے استعمال میں رہے ہوں انہیں گرم کر کے صاف کیا جائے۔ اچھا ہے اگر ان برتنوں کو گرم پانی میں ابال لیا جائے۔
- بچوں کو چیچک کا ٹیکہ ایک ماہ اور چھ ماہ کی عمر میں لگوانا فائدے مند ہے۔
- چیچک کا ٹیکہ بچوں کو اس وقت لگوانا ضروری ہے جب ان کو سکول میں داخل کیا جائے یا وہ سکول کو چھوڑیں۔
- جب کسی علاقے میں چیچک کے پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو وہاں کے ہر شخص کو ٹیکہ ضرور لگوانا چاہیئے۔
- اکثر ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ ٹیکہ لگوانے سے دس سال کے لئے چیچک کا خطرہ کم ہو جانا چاہیئے۔ ویسے حفاظتی طور پر چیچک کا ٹیکہ ہر تین سال بعد لگوانا ضروری ہے۔

ایک ضروری مسئلہ کی وضاحت

بعض صاحب نصاب احباب جو زکوٰۃ کے شرعی مصرف سے واقف نہیں ہوتے وہ کچھ رقم بعض اداروں مثلاً سکول کالج وغیرہ کو ادا کر کے سمجھ لیتے ہیں کہ گویا ان کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو گئی۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ زکوٰۃ خالصتاً یتامیٰ مساکین اور دوسرے حقیقی محتاجوں کا حق ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ تؤخذ من اغنیاءھم وترد الی فقراءھم (بخاری) یعنی زکوٰۃ امراء سے لے کر غرباء کو دی جانی ہے۔

پس اگر کوئی صاحب نصاب کچھ رقم کسی تعلیمی ادارہ کو دیتا ہے تو اس سے وہ ادائیگی کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ زکوٰۃ کی ادائیگی جس قدر بھی اس پر واجب ہو اس پر بدستور قائم رہتی ہے۔

زکوٰۃ کی رقوم بہر حال امام وقت کے پاس آنی چاہئیں تاکہ وہ اپنی نگرانی میں مستحقین میں تقسیم کرائے۔ صدران جماعت و سیکرٹریان مال مہربانی کر کے جماعت کے صاحب نصاب احباب کو اس شرعی مسئلہ سے آگاہ کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درازی عمر کا نسخہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہیئے جہاں تک ہو سکے۔ خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے۔ کہ اللہ تعالے سے دھوکہ نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالے کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دغا دیتا ہے۔ وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جائے گا۔ اللہ تعالے کے نزدیک جب تک زندگی بڑھانے کے لئے اس کے خلوص و وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے اور خدمت دین میں لگ جائے۔ اور آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے۔ کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے۔"

(الحکم ۱۷ ۱/۱۹۰۳)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام
بزبان اردو اور انگریزی
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

باسکٹ بال ٹورنامنٹ

بقیہ صفحہ اول

کھلاڑیوں سے مصافحہ کیا اور انہیں ہمت اور اولوالعزمی کے ساتھ مقابلہ کرنے کی نصیحت کی یہ مقابلہ ٹورنامنٹ کا سب سے دلچسپ مقابلہ تھا۔ میچ کے آغاز سے لیکر مقابلہ کے اختتام سے پانچ منٹ قبل تک دونوں ٹیموں کا سکور برابر تھا بلکہ میچ کے ہر دوسرے منٹ میں سکور برابر ہی رہا۔ اگر ایک منٹ میں سکور ۲۵ اور ۲۴ ہوتا تو اگلے ہی منٹ میں ۲۵ اور ۲۶ ہو جاتا۔ اس طرح کھیل کی اختتامی سیٹی تک ہار جیت کا اندازہ لگانا مشکل تھا لیکن کھیل کے آخری چند منٹوں میں تعلیم الاسلام کالج کے کھلاڑیوں نے کچھ اتنی جان توڑ کوشش کی کہ وہ اپنے حریف سے سات پوائنٹ آگے نکل گئے اور پھر یہ فاصلہ نہ مٹ سکا۔ میچ دیکھنے والوں میں اس قدر جوش و خروش تھا کہ میچ کی اختتامی سیٹی کے بہت بعد تک بھی وہ نعرہ ہائے تحسین بلند کرتے رہے۔

اس طرح تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے سات پوائنٹوں کی برتری سے اپنی گزشتہ سال کی ہار کو نئے سال کی جیت میں تبدیل کر لیا۔ دونوں کا سکور علی الترتیب ۴۷ اور ۴۰ تھا۔ انفرادی طور پر تعلیم الاسلام کالج کے لطیف اور دیال سنگھ کالج کے مشتاق کا سکور ۱۶ تھا۔

تیسرا اور آخری میچ کلب سیکشن میں پی ڈبلیو ریلویز اور ڈبلیو۔ پی پولیس کے مابین کھیلا گیا۔ گذشتہ سال بھی یہی دو حریف کامیاب اس منزل تک پہنچے تھے لیکن آخر میں ویلویز پھر تیلے کھلاڑی کو سبقت لے گئے۔ امسال پھر یہی دونوں ٹیمیں مقابلے میں تھیں۔ پرنسپل صاحب سے تعارف کے بعد جب کھیل کا آغاز ہوا تو حاضرین نے اشتیاق بھری نگاہوں سے میچ کا آغاز دیکھا۔ ریلویز

ریلویز کے کہنہ مشق اور چاق و چوبند کھلاڑی شاید یہ چاہتے تھے کہ وہ آغاز میں ہی اپنے حریف کا دم توڑ دیں لیکن حریف بھی اتنا کمزور نہ تھا یہ مقابلہ صحیح معنی میں مقابلہ ثابت ہوا اور اس میچ میں بھی ہار جیت کا فیصلہ کرنے کے لئے اختتامی سیٹی کا انتظار کرنا پڑا۔ کھیل کے آخری ۶ منٹ میں پولیس ریلویز سے ایک پوائنٹ آگے تھی لیکن ریلویز کے کیپٹن جاوید کی پھرتی ان کے کام آئی اور انہوں نے مسلسل آٹھ سکور بنا کر کھیل کا پانسہ پلٹ دیا۔ اور اس طرح گزشتہ سال کی طرح ۵۰ کے مقابلہ میں ۵۷ پوائنٹس حاصل کر کے ٹرافی کا استحقاق قائم رکھا۔ ریلویز کے جاوید کا سب سے زیادہ انفرادی سکور ۲۱ اور پولیس کے شریف کا سکور ۱۶ تھا۔ فائنل میچوں میں ریفریز کے فرائض مسٹر فاسٹر صدر شعبہ طبعیات ایف سی کالج مسٹر آر۔ این گل پرنسپل مشن ہائی سکول گجرات اور مسٹر خورشید موتی لال پی اے ایف سکول سرگودہا نے سرانجام دیئے۔

مقابلوں کے اختتام کے فوراً بعد تمام ٹیموں نے صاحب صدر کو سلامی دی اور اسکے بعد تقسیم انعامات کی باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ جامعہ احمدیہ کے افریقی طالبعلم ابوطالب صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی ان کے بعد پروفیسر نصیر احمد خان صاحب سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی نے مختصراً باسکٹ بال ٹورنامنٹ کی روئیداد پیش کرتے ہوئے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ تمام کھلاڑیوں نے اس ٹورنامنٹ کی شاندار روایات کو تابندہ تر کر دیا ہے۔ ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ آئندہ اس ٹورنامنٹ کو معیاری کھیل کھیلنے کا ایک معیار قرار دیا جا سکے گا۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے جیتنے والی ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور قومی ترانے کے ساتھ یہ ٹورنامنٹ آئندہ سال پھر منعقد ہونے کے عزم کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔

اس ٹورنامنٹ کی بڑی خصوصیت یہ رہی کہ ربوہ کے نوعمر کھلاڑیوں نے دوسروں کے لئے حیران کن حد تک معیاری کھیل کا مظاہرہ کیا اور انہیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ آئندہ ان کی جگہ پر کرنے کے لئے شاید ان سے زیادہ بہتر اور زیادہ مشاق کھلاڑی پیدا ہو رہے ہیں۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ملیں گے جو بقول الاعظم وسیع القلب اور وسیع الفطرت واقع ہوئے ہوں۔ ہم یہاں ان کی صرف ایک خصوصیت کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ جو دینی علوم ترقی پا گئے ہیں ان میں دین "اسلام" کے بالکل متضاد "دین اکراہ" کا نظریہ رائج پا گیا ہے۔ آج کل کا نام نہاد عالم دین اکثر اسلام کو بجائے ایک صلح و امن کا پیامبر ماننے کے اس کو جبر و اکراہ کا داعی خیال کرتا ہے اور اسلام کو تلوار کا دین مشہور کرنے میں مخالفین عیسائی پادریوں اور آریہ اپدیشکوں کے پشت پناہ وہ نظریات ہیں جن کی مسلمان کہلانے والے خود پسند حکمرانوں کے خوش کرنے کے لئے اسلام کی غلط تعبیروں سے پرورش کی گئی ہے جس کا ادنیٰ نتیجہ یہ ہے کہ آج اسلام جو دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام دینے کیلئے آیا تھا۔ نہ صرف غیروں کی نظر میں ہی جبر و اکراہ کا علمبردار بن کر رہ گیا ہے بلکہ جس نے اسلام کے مختلف مکاتب میں بھی ایک نہ ختم ہونے والی خانہ جنگی کی بنیادیں استوار کی ہیں۔ ذرا ذرا سے اختلاف رائے پر آپے سے باہر ہو جانا آج کے اہل علم حضرات کا خاصہ بن گیا ہے اور اگر خدانخواستہ ملکی کاروبار ان لوگوں کے سپرد ہو جائے تو خدا جانے اللہ تعالیٰ کی اس زمین پر کیا سے کیا نہ ہو جائے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وسعت نظر اور عالی ظرف رکھنے والے اہل علم حضرات اسلام میں ناپید ہو چکے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسے اہل علم حضرات کا اس مجلس میں بار پانا ناممکن ہے جو صرف ۳۳ علمائے کرام پر مشتمل ہو جس میں اسلامی فرقوں کو "مسلمہ" اور "غیر مسلمہ" فرقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہو۔ اس لئے ہماری رائے یہی ہے کہ صدر ایوب نے جو یہ کہا ہے کہ آپ اہل علم حضرات کا مشورہ لینا پسند کریں گے مگر انہیں قرآن و سنت کی تشریح و تعبیر پیش کرنے کی اجارہ داری نہیں دیں گے۔ اسلام کے صحیح نقطۂ نظر کے مطابق ایک نہایت صحت مندانہ خیال ہے +

ولادت

سید عبدالحمید شاہ صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا کیا ہے نومولود ڈاکٹر سید عبدالعید شاہ صاحب مرحوم کا نواسہ اور سید محمد حسین شاہ صاحب نادر دواخانہ کا پوتا ہے۔

صحابہ حضرت مسیح موعود، درویشان قادیان اور احباب کرام کی خدمت میں نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید عبدالرحمٰن شاہ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیو سٹ

اعلان

گورنمنٹ کے حکم کے مطابق بسوں کے تمام اڈے لاہور شہر سے منتقل ہو کر بادامی باغ مورخہ ۶۴/۱/۸ سے چلے گئے ہیں۔ سرگودہا کے لئے سٹینڈ نمبر ۶ مقرر ہوا ہے۔ یہ سٹینڈ تمام کمپنیوں کا برائے سرگودہا مشترکہ ہے۔ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے ٹائم مندرجہ ذیل ہوں گے۔ دوست ان اوقات کا خیال رکھ کر وقت پر تشریف لاویں۔

۱۔	پہلا ٹائم	۳/۵۰	صبح
۲۔	دوسرا "	۷/۵۰	"
۳۔	تیسرا "	۱۱/۲۵	"
۴۔	چوتھا "	۲/۳۰	بعد دوپہر
۵۔	پانچواں "	۴/۱۵	"
۶۔	آخری ٹائم	۷/۰	رات

(جنرل مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں)

دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ گول بازار ربوہ سے طلب کریں۔
قیمت مکمل کورس انیس روپے